بلوغ العلیٰ
بمعرفۃ الحلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالی وتبارک علی جودہ ونوالہ والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد قد حسنہ وجمالہ وعلی صحبہ واہلہ وآلہ اما بعد یہ بیان ہے شمائل سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین مہدیین اور حسنین وسیدۃ النساء فاطمہ زہرا اور بقیہ عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا اسکو کتب سیر واحادیث خیر البشر سے انتخاب کیا ہے تمام متن بسی موضع حاجت کو لیا ہے اکثر تو یہی روایت باللفظ ہے اور کسی جگہہ روایت بالمعنی لی ہی تا کہ کلام کی ترتیب اس طرح پر رہے کہ گویا ایک ہی روایت ہے اور حفظ اوسکا سہل ہو جائی روایت بالمعنی کی

علامت مع ہی اور صحیح بخاری کی علامت خ اور مسلم کی م اور شمائل ترمذی کی شت اور طبقات واقدی کی ق اور مواہب لدنیہ کی مو اور سبل الہدی کی سل اور خصائص کبری کی خص اور منتخب جمع الجوامع کی جع اور تحفۃ المحافل کی مح اور شفای قاضی عیاض کی شفا اور احیاء العلوم کی حا اور نہایہ ابن الاثیر کی یہ اور صراط سوی للشیخ محمود الشیخانی کی صر اور فصل الخطاب کی فص اور سیرت ابن ہشام کی ہش اور ریاض نضرہ کی رض اور جہاں کہیں صاحب کتاب نے صحت یا ضعف روایت کا بیان کیا ہے وہاں بعد علامت کتاب کی علامت صحیح کی صح اور ضعیف کی ض اور حسن کی حس مقرر کی ہے اور قف علامت ہی روایت موقوف کی آب جس کسیکو اوس کی تخریج پر وقوف حاصل ہو وہ براہ مہربانی اوس تخریج کو لاحق بروایت مذکور کر دی جزاہ اللہ عنی خیرا وصانہ عن ضیرا

## شمائل خاتم الانبیاء وسید الرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت اجمل ترین مردم تھے دور سے اور شیرین تر اور خوبترین مردم تھے قریب سے شفا

ہر خوبی کہ از ہمہ خوبان شنیدہ ایم　　امروز در شمائل خوب تو دیدہ ایم

آپ کی خوبصورتی و نظافت ظاہر تھی مو آپ عظیم و معظم تھے دلوں اور نظروں میں شت جب خاموش ہوتی تو آپ پر وقار ہوتا اور جب بات

کرتی تو خوبی زیادہ ہو جاتی ہو جس نے آپکو اول بار دیکھا وہیبت میں آگیا اور جسنے میل جول کیا پہچانکر اوسنے آپکو دوست رکھا شت آپ درخشندہ تھی اور آپکا رنگ روشن تھا م نہ سخت سفید رنگ تھے اور نہ گندم گون م سفید رنگ نمکین صورت تھے م آپ کی سفیدی سرخی آمیز تھی ق گویا کہ سونی کا پانی آپ کی صفحۂ رخسار پر جاری ہے یہ انور تھے وقت تجرد کے لباس سے شت کھڑے ہوے ساتھ سورج کے کبھی مگر آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آئی سل آپ کا سایہ نہ تھا خص ؎

پیغمبر نداشت سایہ | تا شک بدل یقین نیفتد
---|---
یعنی آن کس کہ پیرو اوست | پیداست کہ بر زمین نیفتد

سر آپکا بڑا تھا ح بال اچھے تھے سل بال سخت سیاہ تھے جع سر کے بال کثرت سے تھے سل نہ مرغول پیچدار تھے اور نہ فروہشتہ بلکہ درمیان جعد و سبط کی تھی شت جب شانہ کرتے تو گویا وہ بال شکن تے تو وہ ریگ میں سل ؎

رہا کن از گرہ دام عنبرین دل را | بعلم شانہ تشکن این طلسم مشکل را
---|---

اگر بال سر مبارک کے دو حصے کیے جاتے تو ہو جاتے ورنہ آپ کی بال نرمہ گوش مبارک سے تجاوز نکرتے جبکہ فراہم ہوتے شت ایک روایت

مین یون ہے کہ آپ کی بال ہر دو دوش تک پہونچتے تھے م اور کبھی
آپ اون بالون کی چار گیسوین کر لیتے ہر کان دو گیسوون کے بیچ مین سے
باہر نکلتا اور کبھی بالون کو ہر دو گوش پر ڈالدیتے اوس وقت دونون
صفحۂ گردن نمایان و درخشان ہوجاتے حا پہلے سدل یعنی ارسال موے
سر فرماتے تھے پہر مانگ نکالنے لگے خ آپ کے سر مبارک مین سفید
بال نہ تھے مگر گنتی کے مانگ مین جب تیل لگاتے تو تیل اونکو چھپا دیتا
مع شت آپکی پیشانی کشادہ تھی شت صاف چمکتی تھی مع ق ے

متی یبد فی اللیل البہیم جبینہ　　یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

ابروی شریف باریک و دراز و دنبالہ دار تھی بھرپور بغیر پیوستگی کے
درمیان دونون ابرو کے ایک رگ تھی جو وقت غصے کے ابھر آتی شت ے

مقوس دونون ابروی مقدس　　مقدس دونون ابروی مقوس

دونون کان کامل و تام تھے ق آنکھین بڑی بڑی تھین ق
آنکھون کی سفیدی مین باریک رگین تھین لال مح آنکھہ خوب
سفید و سیاہ تھی مو سفیدی و سیاہی آنکھہ کی برابر تھی سل فراخ چشم
تھے شفا دراز چشم تھے م سرگین چشم تھے ق پلکین بہت اور
لنبی تھین شت ے

تنہا نہ ہمین زلف تو بسیار دراز ست　　مژگان تو ہم چون شب بیمار دراز ست

یہان تک کہ لگتا تہا کہ کثرت قرہ در قرہ سی آنکہہ چہپ جاتی حاقر گان
مین برگشتگی تہی سل سر بینی مبارک باریک تہا شث ناک دراز تہی
جع ناک پرایک نور تہا بلند جو کوئی تامل نکرتا وہ جانتا کہ ناک بہت ہی اونچی
ہے شث حالانکہ بہت اونچی نہ تہی سل دونون رخسار نرم و ہموار تہے
شث دونون گال کشادہ و درخشندہ تہے یہ دونون عارض واضح
و آشکار تہے سل احسن عباد خدا تہے دونون لب مین اور الطف
عباد اللہ تہے وقت ہونٹ بند کرنے کے مو دہان مبارک کشادہ تہا
م بہت خوشنما تہا مع ق پاکیزہ بو تہا مع سل بو آپ کے تہوک کی
جیسے خالص مشک کی بو حصر دندان شریف آبدار تہے شفا چار دانت
سامنے کی خوب چمکدار تہے سل ظاہر ہوتے تہے شل دانہ ابر یعنی ژالہ
کے شث سامنے کے دو دانت کشادہ تہے شث اور چار دندان
میانہ سل گویا درمیان سے دندان پیشین کے نور باہر آتا ہی شث
جب ہنستے برق ولمعان در و دیوار پر نمایان ہوتا شفا بہترین مردم تہے
نغمہ یعنی آواز خوش مین حاگنگناتے نہ تہے یعنی آواز کو گلے مین نہ پہیرتے
اور ترجیع نکرتے لکن کسیقدر آواز کو دراز فرماتی ق آواز شریف مین
فی الجملہ گرانی تہی مح بلند آواز تہے حا خوش گفتگو تہے مع ق آپکی
آواز وہان تک پہونچتی جہان تک غیر کی آواز نہ پہونچتی مو اصدق اللہجہ

تھی یعنی فصیح زبان شفا بات کھلی اور صاف کرتی مو ریش شریف
انبوہ تھی شت بہت خوشنما تھی مع ق داڑھی نے عارض مبارک
کو پُر کرلیا تھا یہان تک کہ لگتا تھا کہ سینۂ مبارک کو بھی پُر کرلے مع ق
داڑھی خوب ہی سیاہ تھی مع ق موچھین اچھی تھین سل موہائے
لب زیرین گرد لب زیرین مبارک کے نمایان تھے گویا وہ دونون سفید
موتی ہین اسفل عنفقہ مین ؎

خط پشت لب و حرف تو در دل کرد تاثیر بقربانت روم جانان چہ تحریر چہ تقریرے

بال عنفقہ مبارک کی منقاد تھے یہان تک کہ موی ریش مبارک پر پڑتی
تھے یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ خود داڑھی ہی کی بال ہین سل بڑھاپا آپ کا
قریب بیس بال کے تھا مع شت نہ تھے سفید بال مگر عنفقہ یعنی ریش بچہ
اور درمیان ہر دو گوش اور سر کے کچھ م آپ کی ریش شریف زیادہ
تھی سفیدی مین بہ نسبت آپ کی سر کے ق روی مبارک ایسا درخشان
تھا جیسے چاند شب بدر مین چمکتا ہے شت جب آپ خوش ہوتے آپکا
چہرہ آئینہ کی طرح ہوتا عکس دیوارون کا آپ کی چہرے مین نظر آتا یہ گویا
کہ سورج روی مبارک مین سیر کرتا ہے شفا اور اکثر شدت انوار صباحت
سے شب تاریک مین سوزن نظر آتی صر نہ تو بہت لنبے سونہہ کے تھے اور
نہ گول چہرے کے آپ کے روی مبارک مین کچھ تدویر تھی شت گردن

مبارک مین اونچائی تھی موسوب نہ تھی وہ گردن طرف طول کی اور نہ
طرف کوتاہی کے جا گویا گردن آپ کی ہاتھی دانت کی گردن تھی صفای
سیم مین شت گویا کہ سوناچنبر گردن مین تہاہے جج مسافت بعید
تھی درمیان دونون شانون کے خ بزرگ تھے دونون بازو قف
اور دونون شانی مع ق سرہای استخوان مفاصل اور استخوان میان
شانہ وپشت بزرگ تھے شت استخوانہای اعضای دوگانہ بزرگ تھے
شت اور ہڈیان سطبر تھین شفا جب نماز پڑھتے مابین ہر دو دست کوشادہ
رکھتے یہان تک کہ سفیدی بغل مبارک کی ظاہر ہوتی خ دوسری روایت
مین یون ہی کہ پس پشت سی سفیدی وسرخی بغل شریف کی نظر آتی یہ پسینا
آپ کی بغل کا جیسے خوشبو مشک کی سل مہرنبوت درمیان دونون
شانون کے تھی م جیسے انڈا کبک دری کا ھم وہ مہر مشابہ جسد تھی یعنی
رنگت مین ھم اور تھی نزدیک اعلای شانہ چپ کی بہیئت مشت اوپر
تل تھے جیسے مسّی یعنی بقدر دانہ نخود کے یاکمتر اوس سی م گرد اوس کے
بال تھے گھنے خص جابر کہتے ہین مینے مہرنبوت کو اپنے دہن مین نوالی
کی طرح لیا مجہیر خوشبو مشک کی آنے لگی آپ کی پشت کشادہ تھی جا گویا
کہ چاندی سے ڈہالی گئی ہے سل سینہ مبارک چوڑا تھا شکم شریف برابر
تھا سینے سے یعنی توند نہ تھی شت عیب نہین کرتی تھی آپکو کلانی شکم کی

اور عجیب لگاتی آپکو لاغری اور ناتوانی ترکیب کی سل آپ کی کمر

کشادہ تھی سل اعضا زیرین جھکے نہ تھے مع شفا درمیان سینہ

ناف کی سپید بالون سے وصل تھا مثل ایک خط کے کھچا ہوا تھا ہر دو پستان

مع شکم بالون سے خالی تھے سوای اوس خط کے دونون ہاتھون اور

شانون پر اور بالای سینہ شریف پر بال یعنی روئین تھے شت شکم مبارک

مین تین شکن تھے ایک کو ان مین سے ازار چھپا لیتی تھی اور بعض

نے کہا کہ ایک ہی شکن ظاہر تھی وہ شکنین سفید تر تھین لپٹی کتاب سے یعنی

جو استعمال مین نہ آئی ہو اور چھونے مین بہت نرم تھی سل بازو اور

ساعد آپ کے سطبر تھے شفا ہر دو بند دست یعنی پہونچے لنبے تھے

شت دونون ساعد دراز تھے جع دونون ہاتھ سطبر تھے خ ہتھیلی

فراخ تھی شت کف دست سب لوگون کے کف دست سے نرم تر تھا

جع ہتیلیان پر گوشت تھین خ انگلیان بھی پر گوشت تھین مع ق

انگشتان مبارک روان و دراز تھین شت گویا کہ آپ کی انگلیان چاندی

کی شاخین تھین سل جابر کہتے ہین حضرت نے میرے گال پر ہاتھ پہیرا

مینے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو پائی گویا کہ اوسکو طبلۂ عطار سے

نکالا ہے م آپ کی پنڈلیون مین باریکی تھی جع گویا کہ ساق مبارک

کھجور کا گابھا تھا سل نیک ترین مردم تھے قدم مین ق بایان پاؤن

پہیلا دیتے یہان تک کہ پشت پا ہی مبارک سیاہ نظر آتی یعنی بسبب اجتماع
خون کے ق آپ کے دونون قدم سطبر تہے خ اور خوب پرگوشت
تہے مع خ اور فراخ تہے مع شفا انگلیان پانون کی پرگوشت تہین
ق انگشتان پا دراز و روان تہے تلوے پانون کے زمین سے اونچے
تہے پشت پا نرم و ہموار تہی اون دونون سے پانی گذرتا شت پاشنہ
مبارک دراز تہا سل اور کم گوشت تہا مع ص سبابۂ قدم یعنی انگشت ہمسایۂ
نر انگشت دراز تہا یعنی انگوٹھے سے انگوٹھے کے پاس کی انگلی لنبی تہی
سل معتدل اندام تہی شت نہ لنبی جانی والی میانہ قدی سے کچھ بلند
جب ہمراہ قوم کے آتے اونکو داب لیتی ق یعنی سب سے اونچی معلوم
ہوتی اور اکثر یہ ہوتا کہ دو مرد دراز قد آپکا احاطہ کرتے تو آپ ہی اون سے
دراز نظر آتے پہر جب اون سے الگ ہوتے تو میانہ قد ٹہیرتے سل جب
بیٹھتے تو آپ کا شانۂ مبارک سب بیٹھنے والون پر بلند تر ہوتا سل غرضکہ
قیام و قعود مین سب سے ارفع و اعلی و اطول معلوم ہوتے اگرچہ طویل نہ
تہے بلکہ ساری اجزاء نہایت اعتدال مین تہے انتہے فرہی مین معتدل
تہے آخر زمان مین تناور ہو گئے تہے آپکا گوشت متماسک یعنی بہم پیوستہ
تہا لگتا تہا کہ خلقت اولی پر ہوسن نے کچھ ضرر او سکو نہ پہونچایا تہا یعنی دراز
عمر سے ڈہیلا نہ پڑا تہا کہ لٹکنے لگے حا خوبترین مردم تہی قد و قامت مین جع

اگر چلی تو نسیم بہار ہو کے چلے
بکہیر گئی وہ جہان سرو باغ تہی گویا

خوبصورت بدن حسن الجسم تہے جع بعضا گوشت بدن کا بعض پر تجاوز
وزیادتی نکرتا تہا برابری مین مثل آئینے کے تہے اور سفیدی مین مثل
چاند کے حاگویا سلکچے مین ڈہلا تہا

جدہر دیکہوا سہی اللہ ہے
سراپا کو اوس کی نظر کرکے تم

کہان چہرۂ مبارک کی نازک تہی سل اور لطیف الظاہر تہی یعنی باطراوت
ولطافت حا آپ کثیر العرق تہے یعنی آپکو پسینا بہت آتا مع آپ کا
پسینا چہرۂ مبارک پر مثل گوہر آبدار کے ہوتا جع مشک خالص سی
زیادہ تر پاکیزہ بو تہی آپ کا کف دست گویا عطار کا کف دست تہا
سل خواہ ہاتہہ مین خوشبو ملتی یا نہ ملتے کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو سارے
دن خوشبو دست مبارک کی پاتا آپ کسی بچے کی سر پر ہاتہہ رکہدیتے
تو وہ درمیان اور بچون کے بسبب اوس خوشبو کی پہچانا جاتا شفا اور
جب سے شب معراج سے ہوکر آئے تہے آپ کی خوشبو عروس کی
خوشبو سی پاکیزہ تر تہی سل جس کسی راہ سے گذرتی پہر کوئی پیچہے سے
جاتا تو وہ پہچان لیتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر اس راہ سی
ہوا ہے بسبب خوشبوی عرق مبارک کی سل آپکا وصف بیان
کرنی والا کہتا ہے کہ مین نی آپ سے پہلے اور بعد آپ کی آپ کی طرح کا

کوئی شخص جمال و کمال مین نہین دیکہا شت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کما ہو اہلہ ٥

بلغ العلی بکماله　　کشف الدجی بجماله

حسنت جمیع خصاله　　صلوا علیه و اله

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری　　حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری

شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات　　انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حسان بن ثابت نی فیصلا اس قضیہ کمال و جمال ظاہر و باطن کا کیا خوب اپنی کلام بلاغت نظام فصاحت التیام مین کردیا ہی فللہ درہ و علی اللہ اجرہ

واحسن منك لم تر قط عینی　　واجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرأ عن کل عیب　　کانك قد خلقت کما تشاء

## صفت امیر المومنین خلیفہ رسول خدا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سفید رنگ تہے ق ساری سر پر بال تہے رض ماتہا اوٹہا ہوا تہا ق آنکہین گہری تہین ق عارض یعنی رخسار سب کم گوشت تہی ق روی مبارک کم گوشت تہا ق حنا و کتم کا خضاب کرتے تہے ق ریش شریف عرفج[1] کی سی چمک دمک رکہتی تہی یہ جو انگلیان متصل کف دست ہین اون کی جڑ کم گوشت تہی ق کوژہ پشت تہے اپنی ازار کو محل بستگی ازار سے تہامے رہتے ق ایک دبلے بورہے کم گوشت خوش قامت تہے رضی اللہ عنہ و ارضاہ ٥

[1] عرفج ایک گہاس ہوتی ہی جو آگ سے جلکر بہڑک اوٹہتی ہی ۱۲

بہ سجدہ سر کشید آن سرو قامت　　مؤذن گفت قد قامت قیامت

## صفت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

بہ سخت سفید رنگ تھی کچہہ سرخی انپر ظاہر ہوتی تھی ق عیاض بن خلیفہ
کہتے ہین مینے عمر کو عام الرمادہ مین دیکھا وہ کالی ہو گئے ستے حالانکہ پہلے
سفید تھے ق اونکا رنگ بدل گیا تھا تیل کہانے سے ق سخت اصلع
ہو گئے تھے یعنی موی پیش سر جاتے رہے تھے ق دونون آنکھین
سخت سرخ تہین رخسار ہلکے پہلکے تھے رض ریش شریف انبوہ و مدور
تھی رض سونچھون مین بال بہت تھے اور اطراف سبلت مین سرخی تھی
رض جب غضب مین آتے اپنی بروت کو دہن مین لیتے اور پہنکارتی
ق اور تاؤ دیتے ق داڑہی کو زرد رنگتے اور سر کے بالون مین حنا
لگاتی ق اور دونون ہاتہہ سے کام کرتی یہ اونکی ران پر ایک سیاہ
تل تہا ق دونون پاؤن کے بیچ مین کشادگی تھی ق برہنہ پا چلتی
لوگون مین اونچے نظر آتی گویا کہ کسی جانور پر سوار ہین ق فربہ تن جسیم البدن
تھے گویا کہ رجال بنی سدوس سی ہین ق لوگون پر طول مین فائق
تھے ق ہ

این چہ بالاست بیا سایۂ گلشن افگن　　سرو را در بغل رخنۂ دیوار طلب

## صفت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

یہ ایک شخص تھی اچھی صورت نازک چہرہ کی ق جمیل ترین مردم تھے
رض گندم گون تھے ق سر پر بال بہت تھے ق سر کے بال ہر دو
گوش سے نیچے تھے رض اصلع تھے یعنی موی پیش سر نہ تھے رض اونکی
رخسارون پر چیچک کی داغون کا نشان تہا ناک لنبی اور سر بینی باریک
ومیانہ تھی رض بلند بینی تھے رض سر بینی بزرگ تہا رض دراز ریش تھے
رض داڑھی تھی تا م سفید تھی مع ق اپنی دانتون کو تار طلا سے
باندہتے تھے ق جوڑا استخوانہای دوگانہ کا جیسے کتف وشانہ ہی بزرگ
تہا دونون دوش کے درمیان دوری تھی ق بدن مبارک سبک تہا
رض نہ کوتاہ قد تھی اور نہ دراز قد ق

## صفۃ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

یہ خوشرو تھے جیسے چودہوین رات کا چاند فص حسین تھے صر گندم گون
تھے صر انکی رنگت کھلی ہوئی تھی صر سخت گیہوان رنگ تہا دوسری فص
اور اگر قریب سے تو تامل کرتا تو کہتا کہ گندم گونی اون کی ہمراہ سرخی کے
قریب تر ہے خالص گندم گون ہونی سے ق رنگ شریف مائل بسرخی
تہا فص موی پیش سر نہ تھے یہ سر شریف پر بالون کی لکیرین تھین جیسے
خطوط انگلیون کے مع رض دو گیسو تھے رض سر کے بال سفید تھے
ق ابرو پیوستہ تھے فص آنکھون کی سفیدی سیاہی کمال خوبی مین تھے

صر دونون آنکھین سرمگین تھین مع ص آنکھین بھاری تھین مع ق
اور بڑی بڑی تھین ق خندہ دندان تھے فض انبوہ ریش تھی صر داڑھی
عریض تھی مع ق داڑھی نے مابین ہر دو دوش کو پر کر لیا تھا سفید
براق تھی ق گویا کہ اوسپر انوار چھڑکے گئے تھے صر اونکی گردن ایسی
تھی جیسے ابریق سیم یعنی کمال صفا و ضیا مین صر دونون دوش عریض
و پہنا تھے صر غضروف یعنی استخوان دوش جسکو مشاشہ کہتے ہین سطبر تھا
ق بزرگ تنکم تھے یہ استخوانہای مفاصل دوگانہ چکلے چوڑے تھے صر
اون کے غضروف ایسے تھے جیسے شیر ژیان شکاری کے ہون بازو
یعنی عضد ساعد یعنی ذراع سے جدا ظاہر ہوتا تھا بلکہ دونون ایکدوسرے
مین خوب ہی مندمج تھے صر اگر کسی شخص کا بازو پکڑ لیتے کیا ذکر تھا کہ
پھر وہ سانس لے سکتا رض عضلۂ ذراع یعنے لوتھڑا بازو کا سطبر تھا
اور جہان باریک چاہیے وہان دقیق تھا ق بازو و ہاتھ سخت نہی رض
نظر لگی نہ کہین اوسکی دست و بازو کو یہ لوگ کیون مری زخم جگر کو دیکھتے ہین
ہتھیلیان موٹی تھین صر لکن نرم و ملائم رض عضلۂ ساق جانب بالا
سے سطبر اور محل باریکی مین باریک تھا ق بدن شریف موی دار
تھا فض مردون مین میانہ قد تھے صر اور طرف قریب کے
نزدیک تھے رض

## شمائل سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین نہین دیکہا مینے کسیکو مشابہ تر سمت یعنی سکینہ و دل یعنی وقار و ہدی یعنی سیرت مین صہ اور بات مین صلعم ساتہہ حضرت کے فاطمہ سی قیام وقعود یعنی برخاست و نشست مین صہ اون کی چال حضرت کی چال سے وہ جب نزدیک حضرت کے آتین تو آپ اونکے لیے کہڑے ہو جاتے اور اونکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہہ پر بٹہاتے صہ وہ ایک ٹکڑا تہین حضرت کے بدن کا گویا خود وہی ہین مع صہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ۔ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

## شمائل سید شباب اہل الجنۃ حسن بن علی علیہما السلام

نہ تہا کوئی مشابہ تر ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن بن علی سے برٹہکر خ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین حسن اشبہ برسول خدا ہی چہرے سے ناف تک صلعم ہ

نقاب عارض گل جوش کردہ ما را ۔ تو جلوہ داری و روپوش کردہ ما را

## شمائل سید جوانان بہشت حسین بن علی علیہما السلام

انس نے کہا ہے کہ حسین بن علی اشبہ ترین قبیلہ تہے ساتہہ حضرت کے مع خ مین کہتا ہون کہ مراد انس کی سوائے حسن

بن علی کے ہے اس لیی کہ علی بن ابی طالب سے آیا ہے کہ حسن اشبہ
بہ رسول خدا تھے مابین صدر سے سر تک اور حسین اشبہ بہ نبی اللہ تھے
اسفل سینہ سی یعنی قدم تک نسل بالجملہ جب دونون سیدین
جلیلین کو یکجا کرو تو حضرتؐ کی تمثال شریف قائم ہو جاتی ہے محمد بن
ضحاک کہتے ہین جسد حسین مشابہ جسد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا
جس جای سراپا مین نظر جاتی ہی او سکے ‌‌ آتا ہی مری دل مین یہین عمر بسر کر
نسل حسین صاحب جمال تھے یہان تک کہ جب کسی تاریک جگہہ
مین بیٹھتے تو اوس طرف کا رستہ بسبب بیاض پیشانی و شعاع ہر دو
رخسار شریف کے ملجاتا مع شواہد النبوۃ خضاب وسمہ کا کرتے تھے
مع ج محرر سطور عرض کرتا ہے کہ مین نسل امام حسین علیہ السلام سی ہون
اور نام میرا صدیق حسن ہے اور میرے باپ کا نام حسن بن علی تھا
غرضکہ نام حسن ہے اور نسب حسینی اور اضافت بخاری ہے اور بعض حلیہ
میرا حلیہ ابو بکرؓ و بعض اہل بیت سے فی الجملہ مشابہت رکھتا ہے مین
امید کرتا ہون کہ اللہ تعالے مجھکو برکات شمائل و خصائل و مخائل
ان حضرات و بقیہ عشرۂ مبشرات سے محروم نفرمائے ؎

فی الجملہ نسبتے بہ تو کافی بود مرا ‌‌ بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

## صفت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون بسیار موی تھے ق کبود چشم رض سبک ریش ق
اپنی پیری کو متغیر نکرتے تھے یعنی خضاب وغیرہ سے رض عروہ کہتی
ہین مین اکثر بال زبیر کے ہر دو دوش پر پکڑ لیتا اور مین لڑکا تہا اور
بال پکڑ کر اون کی پشت پر لٹک جاتا مع ق وہ نہ دراز قد تہے
اور نہ کوتاہ قامت اونکا بدن مائل بہ لاغری تہا گوشت کی جگہہ مین

ق ہ

زفرہی بہ بغل در نیاید آسایش بدر دخویش ہم آغوش کردہ مارا

## صفت طلحہ رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ مائل بسرخی تہے رض بسیار موی ق بال ان کے
نہ بسیار شکن دار یعنی گہونگر والے تہے اور نہ فروہشتہ یعنی سیدہے
بی شکن ق یہ اپنے بالون کو دگرگون نکرتے یعنی خضاب سے بینی
باریک تہی رض خوش رو اچہی صورت کے تہے ق دونون دوش
عریض تہے رض سینہ فراخ تہا رض دونون قدم سطبر تہے تلوی
خالی نہ تہے رض میانہ قد مائل بہ پستی تہے نسبت درازی کی رض

## صفت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

یہ خوش رو باریک چہرہ تہے ق سفید رنگ ق آمیختہ بسرخی ق
انکے بال شکن دار تہے دونون کانون سے زیر تر رکہتے رض باریک

ودراز بہنی تہی رض ان کی دو دانت سامنے کے گرگئے تہے رض
اپنی ریش و سر کو متغیر نکرتے یعنی خضاب نہ لگاتے ق انکی گردن
بزرگ تہی رض ان کی پشت مین خمیدگی تہی ق ہتیلیان
موٹی تہین انگلیان سخت تہین رض پانون مین لنگی تہی رض درازقد
تہے رض

## صفت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون تہے رض کاسہ سر انکا بڑا تہا رض بال مجعد تہے یعنی
شکن دار رض آخر عمر مین ان کی بینائی جاتی رہی تہی رض یہ سیاہ
خضاب کرتے تہے رض بدن پر بال تہے رض انگلیان موٹی تہین
رض یہ کوتاہ قد فربہ اندام تہے یعنی چہوٹے اور موٹے رض

## صفت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون تہے ق بسیار موی ق درازقد ق

## صفت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

یہ معروق الوجہ تہی یعنی کم گوشت چہرے کی رگین نظر آتی تہین ق
دو دانت سامنے کے گرگئے تہے ق داڑہی ہلکی پہلکی سے تہے ق
سر و ریش کو حنا و کتم سے رنگین کرتے تہے ق کوزپشت تہے ق
دبلے آدمی تہے ق درازقد تہی ق تمام ہوا بیان شمائل نبوی

وغیرہ اشخاص خاص الخاص کا بعونہ تعالی وصونہ ۲۸ - رمضان
سنہ ۱۳۰۰ھ ہجری روز چہارشنبہ کو دو نشست قلیل المقدار مین وللہ الحمد والمنۃ

خاتمہ بعد ختم اس بیان کے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ جس طرح
آغاز اس شمائل کا ذکر حلیۂ جلیۂ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کیا گیا ہے اسی طرح انجام اسکا ذکر شمائل بعض انبیاء پر جن کا حلیۂ
شریف خود حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کیا جاوی وباللہ التوفیق

## صفت موسی علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے هو رجل آدم طویل سبط شعرہ
مع اذنیہ او فوقهما رواہ احمد یعنی وہ ایک مرد گندم گون دراز قد
فروہشتہ موی تہی بال اون کی سر کے برابر دونون کانون کے تہے یا
کانون کے اوپر تہے دوسری روایت مین فرمایا ہے رایت موسی
بن عمران رجلا طوالا جعدا کانہ من رجال ازد شنوءۃ رواہ البیہقی
یعنی مینے موسی کو شب معراج مین دیکہا وہ ایک مرد دراز قد شکن دار موی
ہین گویا قبیلۂ ازد شنوءہ کی ایک مرد ہین تیسری روایت مین فرمایا ہے
ورایت موسی آدم کثیر الشعر شدید الخلق رواہ احمد یعنی مینے موسے کو
گندم گون بسیار موی سخت آفرینش دیکہا چوتہی روایت مین ہے
مررنا برجل طوال سبط آدم کانہ من رجال ازد شنوءۃ رواہ البیہقی

عن ابی ذر پانچوین روایت ابوہریرہ مین رفعاً یون آیا ہے حین اسری بی لقیت موسیٰ فنعتہ فاذا رجل حسبتہ قال مضطرب رجل الراس کانہ من رجال شنوءۃ رواہ الشیخان چھٹی روایت مین یون فرمایا ہے کہ وقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء واذا موسیٰ قائم یصلی اذا ھو رجل جعد کانہ من رجال شنوءۃ رواہ البخاری ومسلم ساتوین روایت مین رفعاً بروایت ام ہانی یون آیا ہے ارانی موسیٰ ادم طوالا سبط الشعر شبھتہ برجال ازد شنوءۃ رواہ الطبرانی ان روایات مین کسی جگہہ سر کے بالون کو سیدہا اور کسی جگہہ شکن دار بتایا ہے اس سی معلوم ہوا کہ حد اعتدال پر تھے نہ نہایت جعد اور نہ بغایت سبط

## صفت عیسیٰ علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے رایت عیسیٰ ابیض جعد الراس حدید البصر مبطن الخلق یعنے مینی عیسیٰ کو دیکھا سفید رنگ شکن دار موی تیز نگاہ میانہ آفرنیش رواہ احمد دوسری روایت مین فرمایا ہے رایت عیسیٰ بن مریم مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الراس یعنی میانہ قامت سرخ وسفید فروشتہ موی رواہ البیہقی عنہ تیسری روایت مین فرمایا ہے لقیت عیسیٰ فنعتہ قال ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس رواہ الشیخان یعنی میانہ قد سرخ رنگ گویا حمام سے نکلے ہین چوتھی روایت مین رفعاً

آیا ہے واذا عیسی بن مریم قائم یصلی اقرب الناس شبہا بہ عروۃ بن مسعود الثقفی اخرجاہ فی الصحیحین پانچوین روایت کا لفظ ام ہانی سے رفعا یون ہے وانی عیسی بن مریم ربعۃ ابیض یضرب الی الحمرۃ شبہتہ بعروۃ بن مسعود الثقفی یعنے جبریل علیہ السلام نے مجہے عیسے کو دکہایا مینے اونکو میانہ قد سفید رنگ مائل بسرخی پایا رواہ الطبرانی

## صفت ابو الانبیا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین بضمن قصہ اسراء فرمایا ہے نظرت الی ابراہیم حتی کانہ صاحبکم یعنی مینے طرف خلیل جلیل کے نگاہ کی گویا وہ مثل تمہارے صاحب کے ہین یعنی میرے ہمشکل ہین حدیث ابو ذر کا لفظ رفعا یون ہے ولقیت ابراہیم وانا اشبہ ولدہ بہ مینے ابراہیم سے ملاقات کی مین اون کی اولاد مین اشبہ تر ہون ساتہہ اون کے رواہ الشیخان تیسرا لفظ رفعا یہ ہے واذا ابراہیم قائم یصلی اقرب الناس شبہا بہ صاحبکم اخرجاہ فی الصحیحین چوتہا لفظ ام ہانی کا رفعا یہ ہے فانی ابراہیم یشبہ خلقہ خلقی ویشبہ خلقی خلقہ رواہ الطبرانی یہ سب احادیث تفسیر ابن کثیر مین بطولہا مذکور ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان انبیاء علیہم السلام کو باشکال مذکورہ شب معراج مین دیکہا تہا اور ہر ایک سے صاحب سلامت ہوئی تہی اور ہر ایک نے مرحبا کہا تہا وللہ الحمد

## حسن الخاتمہ

سید شبلنجی مدعو بمومن رح نے کتاب نور الابصار مین جو حلیہ ائمہ اثنا عشر اہل بیت و ائمہ اربعہ اصحاب مذاہب کا ذکر کیا ہے وہ اس جگہہ بغرض تکمیل مقصود بالفاظہ ذکر کیا جاتا ہے

## صفت امامین رضی اللہ عنہما یعنی حسن و حسین

کتاب صفوۃ مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ علی نے کہا الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی مین کہتا ہون انس نے کہا ہے لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم من الحسن بن علی اور دربارہ حسین علیہ السلام بھی کہا ہے کان اشبہھم برسول اللہ صلعم رواہ البخاری

## صفت حسن رضی اللہ عنہ

کان ابیض مشربا بحمرۃ ادعج العینین سھل الخدین کث اللحیۃ ذا وفرۃ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکرادیس بعید ما بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن الناس وجہا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن ذکرہ الدولابی وغیرہ مین کہتا ہون یہ ساری صفات حلیہ جلیہ نبویہ مین گذر چکے ہین۔

## صفت حسین رضی اللہ عنہ

کان اشبہ الخلق بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرتہ الی کعبہ

جو حلیہ آنحضرتؐ ناف سے تاقدم مبارک پہلے گذر چکا ہے وہی بعینہ انکا حلیہ سمجھنا چاہیے واصفان علی نے ذکر حلیہ حسن کا ناف سے تاقدم اور ذکر حلیہ حسین کا صدر سے تاراس ضبط نہین کیا تعجب ہے لیکن جزو دلالت کرتا ہے کل پر —

## صفت علی بن حسین ملقب بہ زین العابدین

ان کی صفت مین فقط اسی قدر کہا ہے کہ اسمر قصیر نحیف یعنی گندم گون کوتاہ قد لاغر بدن تھے

## صفت محمد باقر بن زین العابدینؓ

یہ اسمر معتدل تھے یعنی گندم گون اعتدال عبارت ہے تناسب اعضا سے اور یہ صفت محمود ہوتی ہے

## صفت جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

یہ معتدل آدم اللون تھے یعنی گندم گون

## صفت موسی کاظم بن جعفر صادق رضؓ

یہ اسمر عتیق تھے

## صفت علی رضا بن موسی کاظم

یہ اسود معتدل تھی یعنی سیاہ رنگ متناسب الاعضا وجہ اس کی یہ تھی کہ

ان کی والدہ شریفہ سیاہ تھین

## صفت محمد جواد بن علی رضا رض

یہ سفید رنگ معتدل تھے

## صفت علی ہادی بن محمد جواد

یہ اسمر اللون یعنی گندم گون تھے

## صفت حسن خالص بن علی ہادی

یہ درمیان سمرت و بیاض کی تھے

## صفت محمد بن حسن خالص

یہ جوان میانہ قامت حسن الوجہ والشعر تھے انکی بال انکی دوش پر سائل

تھے اقنی الانف اجلی الجبہہ تھے یہ آخر ائمہ اثنا عشر ہین مذہب امامیہ پر

یہ ۲۶۶ سنہ ہجری مین اندر سرداب کی غائب ہوگئے شیعہ انہین کو مہدی

موعود منتظر سمجھتے ہین اور یہ غلط ہے محل اس بحث کا دوسرا ہے

## صفت محمد بن عبد اللہ مہدی آخر زمان

یہ ایک جوان سرمگین چشم ازج الحاجبین اقنی الانف کث اللحیہ ہون گی

ان کی رخسار راست پر ایک خال ہوگا حدیث طبرانی مین آیا ہے

کالکوکب الدری اللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی ای طویل

ابو سعید خدری کا لفظ رفعا یہ ہی المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف نواہ ابو داود والترمذی حذیفہ
بن الیمان کا لفظ رفعا یون ہی المهدی ولدی وجهه کالقمر الدری واللون منه لون عربی
والجسم جسم اسرائیلی رواه ابن شیرویہ فی کتاب الفردوس حلیہ مهدی علیہ السلام کا بیان تفصیل وار
کتاب حجج الکرامہ مین لکہا گیا ہی حاکم کا لفظ یہ ہی اشم الانف اقنی اجلی اور محمد بن جعفر نی
کہا ہی کہ باریک حاجب و دراز و کمان ابروہون گی اون کی حواجب مین
اقتران ہوگا اور کلان چشم انبوه ریش سرگین چشم سیاه مردمک درخشندہ
دندان ہونگے اور شانہ پر علامت آنحضرت کی ہوگی اور کشادہ دندان
ہونگی ابن عباس نی کہا میانہ قد مشروب الحمرة ہون گی چہرہ اونکا مثل
ستارہ درخشندہ کی ہوگا کشادہ پیشانی بینی دراز باریک میان ہون گے
اور ہمراہ درازی ابرو کی چشم فراخ ہوگی اور دانتون مین فرق ہوگا
یعنی متصل ہونگے اور کف دست راست پر بہی ایک تل ہوگا اور زبان
مین لکنت ہوگی وقت بستگی سخن کے ہاتہ زانو پر مارینگے اور درمیان دونون
شانون کے کشادگی اور بعد ہوگا لکن ثقیل اللسان ہونگے حدیث علی مین
آیا ہے کہ سیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبه فی الخلق ولا
یشبه فی الخلق رسالہ حشریہ مین کہا ہے کہ قد اون کا مائل بہ درازی
ہوگا اور رنگ اونکا روشن ہوگا لکن چہرہ مشابہ چہرہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہوگا انتہی۔

## صفت امام عالیمقام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

کان حسن السمت والوجہ والثوب والفعل والمواساۃ لکل من اطاف به وکان ربعۃ من الرجال لیس بالطویل ولا بالقصیر وکان من احسن الناس منطقًا

## صفت امام دار الہجرۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ

کان طویلا جسیما عظیم الہامۃ ابیض الراس واللحیۃ قبل تبلغ لحیتہ صدرہ وقیل کان اشقر ازرق العینین یلبس الثیاب العدنیۃ الرفیعۃ

## صفت امام ہمام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ

کان طویلا سائل الخدین قلیل لحم الوجہ طویل العنق طویل القصب اسمر خفیف العارضین یخضب لحیتہ بالحناء حمراء قانیۃ حسن الصوت حسن السمت عظیم العقل حسن الوجہ حسن الخلق مہیبا فصیحا من اذرب الناس لسانا اذا اخرج لسانہ بلغ انفہ وکان مسقاما ممنوا بالبواسیر کذا وصفہ ابن الصلاح

## صفت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

کان شیخا اسمر مدید القامۃ یخضب بالحناء

ف صفات میں ان ائمہ اہل بیت و ائمہ مذاہب کی جو الفاظ مضبوط ہے وہ اس جگہہ لکھے گئے رہے مناقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ واہل بیت رسالت وخلفاء اربعہ وبقیۂ عشرۂ مبشرہ وائمۂ اثنا عشر ومجتہدین اربعہ

کی سو کتب مبسوطہ مین ضمناً و استقلالاً مرقوم ہین اور مینے بہی طرف اونکی
اپنی مولفات مین کچہہ اشارہ کیا ہے اور اب قصد ہے کہ مناقب مشار الیہا کو
استقلالاً علیحدہ طور پر زبان ریختہ اردو مین لکہون اور روایات صحیحہ پر
اقتصار کرون و باللہ التوفیق۔

## صفت خاکسار بمقدار ذرہ وار راجی رحمت کردگار آرزومند

## مغفرت غفار

اما انا فسبوع القامۃ اسمر اللون سہل الخدین اجلی الجبہۃ اقنی الانف
قلیل لحم الوجہ معتدل العنق والراس والفخذین والساقین رحب الصدر
اخضب بالحناء خفیف اللحم خفیف اللحیۃ قصیرھا دائم الفکر
متواصل الاحزان لست بالطویل ولا بالقصیر حسن الوجہ والسمت
بطیٔ الغضب سریع العفو ان شاء اللہ تعالیٰ محب الصلحاء والعلماء ؎
احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا
معہذا اصل بات یہی کہ اللہ تعالیٰ کسی کی صورت کو نہین دیکہتا ہے وہ
تو دل اور نیت کو دیکہتا ہے اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے انما ھو
مومن تقی او فاجر شقی الناس کلھم بنوا آدم وآدم من تراب رواہ الترمذی
وابو داود بیان ہین شمائل خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب
شمائل ترمذی وغیرہ بغایت جامع ہی اور خاص حلیۂ جلیۂ نبوی کو شیخ

عبد الحق دہلوی نے کتاب مدارج النبوۃ میں ضمناً اور رسالہ استقامہ میں استقلالاً
بہت خوب لکھا ہی اور کتب سیر میں بھی جابجا ذکر شمائل شریف کا آیا ہے
اصل الفاظ سراپای رسالت کو یہ رسالہ مختصر بھی جامع ہی اس کی سوا جو کچھ
جسنے لکھا پڑہا ہے وہ اسی جمال کا بیان اور نشان ہی پس بس جو کہ دیکھنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں ایک نعمت عظمی و بشارت کبری
ہی اس لیے مسلمان کو ضرور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا کو
اپنی دل میں بخوبی نگاہ رکھی تاکہ وقت رویت کے رویا میں کسی طرح کا اشتباہ
راہزن نہو اور غیر حق کو حق نہ سمجھ لی کیونکہ اگرچہ شیطان حضرتؐ کی شمائل قدسیہ
میں متشکل و متمثل نہین ہو سکتا ہی جس طرح کہ حدیث مین آ چکا ہے لکن اسکو
کوئی مانع نہین ہی کہ شیطان نائم کو یہ وسوسہ کری کہ مین رسول آخر زمان
ہون اور وہ بسبب عدم دریافت شمائل ماثورہ و عدم طہارت نفس کی غیر
صورت نبوی کو شکل مصطفوی سمجکر بہک جاہی لہذا تحفظ شمائل نبویہ کا ضروریات
دین سی ہی علاوہ اسکی اگر کوئی شکل کسی شخص کے عضو کی مشابہ یا قریب بہ عضو
نبوی ہو تو یہ بھی ہمراہ صحت ایمان کی ایک سعادت کا نشان ہی شرع شریف
مین قیافہ کا اعتبار کیا گیا ہے افسوس ہی کہ بعض جاہل فقیر بے علم پیرون کا
حلیہ تصور شیخ کی لیی جو شرک خفی بلکہ جلی ہے ضبط کرتی ہین اور حضرتؐ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کا اہتمام کسی جگہہ دیکھا نہین جاتا اسی طرح صحابہ کبار کے

شمائل کا کوئی استقرار و استیعاب نہین کرتا کہ یہ ایک طرح کا علم نافع اور عمل
صالح ہے ورنہ چند رسائل مختصر تعلیمات صلوۃ و صوم و زکوۃ و حج و ایمان و دعا
مین واسطی فائدہ عوام الناس و زنان مستورہ کی لکھی تھے اسلیے اب ایک
یہ رسالہ بھی واسطی تعلیم حلیہ شریفیہ کے لکھا گیا اگر مطالعہ کتب مبسوطہ کی توفیق
نہین ہوتی ہی تو یہی مختصر ہی اسی کو ہمین کسی طرح سمجھ لین تو بھی غنیمت ہی

ان لم یکن وابل فطل و خیر الکلام ما قل و دل و لم یمل

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ

و السلام علی المرسلین و علی اتباعھم

اجمعین الی یوم الدین

آمین